به نام خداوند بخشنده مهربان

In the Name of Allah, the Compassionate the Merciful

Al-Mustafa International
Translation and Publication Center

تجبر

سید رضا کلوری

مترجم
ذوالفقار حیدر

حرف ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اور ارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں -ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے -اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روز آمد ، منظّم ، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے- نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی ظلّہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے-

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اور ارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلند افکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدید علمی متون تولید کرنے ،علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اور طلاب کی منظّم تعلیم و تربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے -یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے-

تعلیمی مراکز ایک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد و ترقی کر سکتے ہیں- درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے-

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیر ایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے، جس کے لیے اس ادارہ کی ایک اہم کوشش کا عنوان، مناسب درسی نصاب تالیف کرنا ہے- دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے-

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر

فہرست

پیشگفتار ۹

مقدمہ ۱۳

تمہید ۱۵

پہلی فصل: تحجّر (فکری جمود) کا تجزیہ اور بنیادیں ۱۷

متحجّر اور جاہل لوگوں کی پہچان ۱۷

جمودیّت اور جہالت (اِفراط اور تفریط) ۱۹

دوسری فصل: تحجّر و جمودیّت کے تفکّر کی شناخت ۲۳

خوارج ۲۳

تاریخ اسلام میں خوارج اور خارجی تفکّر کے اثرات ۲۷

خوارج کے بنیادی عقائد ۳۳

علی علیہ السلام اور خوارج کے فکری جمود کا مقابلہ ۳۴

خوارج کے اثرات ۳۸

صوفیاء ۳۹

اشاعرہ اور حنابِلہ ۳۹

اَخباریت ۴۱

اَخباریت کا مقابلہ ۴۴

ابن تیمیہ کا جمود اور وہابیت کی فکری تحریک ۴۷

"مشروطیت" نامی معاصر جمود آمیز فکری تحریک ____ ۴۸
مذہب، جدّت پسندی یا تحجّر ____ ۵۰
عصر حاضر کے جمود و جہالت کی صف آرائی ____ ۵۲
تیسری فصل: چارہ سازی اور راہِ حل ____ ۵۳
عقل کی جستجو اور تعمّق و تفحّص ____ ۵۴
تجزیہ و تبصرہ ____ ۵۴
دور اندیشی و عاقبت اندیشی ____ ۵۵
عقل و علم کی ہمراہی ____ ۵۵
اجتماعی عادات سے عقل کی آزادی ____ ۵۶
اکثریت کی پیروی نہ کرنا ____ ۵۷
دوسروں کی قضاوت سے متاثر نہ ہونا ____ ۵۸
جستجو گری و علمی ذوق ____ ۵۸
چوتھی فصل: تحجر (فکری جمود) کی بنیادیں ____ ۶۱
دنیاوی تعلقات اور دلبستگی ____ ۶۱
بیجا اور باطل تعصّب ____ ۶۲
قرآن کریم کی روشنی میں فکری لغزش گاہیں ____ ۶۳
۱۔ نفسانی خواہشیں اور رغبتیں ____ ۶۴
۲۔ قدامت پسندی یا روایتی سوچ ____ ۶۴
۳۔ شخصیت پرستی ____ ۶۴
۴۔ وسعت قلب کا نہ ہونا اور دوسروں کو برداشت نہ کرنا ____ ۶۵
پانچویں فصل: زمانی تقاضوں کے مطابق دینداروں کا ردّ عمل ____ ۶۷
زمانی تقاضے ____ ۶۸
زمانی تقاضا: جنگ یا صُلح ____ ۷۲
انسانی ضروریات اور زمانے کی تبدیلیاں ____ ۷۴
زمانے کو پرکھنے کا معیار ____ ۷۶
تحرّک اور انعطاف ____ ۷۷

اسلام اور زمانی تقاضے ۸۰
غیر مسلم مفکر کی اسلامی قوانین سے متعلق رائے ۸۰
چھٹی فصل: مذہبِ شیعہ میں جمود و تحجر ۸۳
اسلامی منابع میں عقل کی اہمیت ۸۳
شیعہ اور عقلانیت ۸۵
جمودی فکر کی بنیادیں ۸۷
شریعت اور تعقّل ۸۹
اجتہاد اور فکری آزادی ۸۹
اجتہاد اور نئے نظریات ۹۰
آخری کلام ۹۳
مزید مطالعہ کیلئے ۹۷
کتابنامہ ۹۸

پیشگفتار

عہد حاضر کے حقیقت طلب اور تشنہ علم نوجوان، اپنے دینی معتقدات و تعلیمات کے متعلق گہری آشنائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ فکری، ثقافتی اور معاشرتی مسائل و موضوعات کے بارے میں گہری نظر کے حامل ہو سکیں۔ لہٰذا وہ مختلف کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں لیکن یہ تشنگیِ علم انہیں بیشتر و بہتر علم و آگہی کی دعوت دیتی ہے تاکہ وہ اصل اور بنیادی افکار کے سہارے اپنی فکر کی تعمیر کر سکیں۔

اسلامی مکتوبات کے درمیان علّامہ شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی آثار، ایک جامع، معتدل، صحیح، عقلی اور مستحکم مجموعہ کے بطور موجودہ اور آئندہ نوجوان نسل کے لئے معتبر راہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصلیت، تخلیق، انصاف، استحکام، قلم کی رسائی، عبارت کی روانی، عصری ضرورتوں کا خیال، منظّم فکری نظام کا تعارف، انصاف پسندانہ تنقید، حاصل شدہ نتائج و نظریات کا مستحکم دفاع، وہ خصوصیات ہیں جن کے بموجب علّامہ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو جلا ملی ہے اور دوام عطا ہوا ہے۔ ان خصوصیات کے سبب، نوجوان نسل اور علمی حلقہ پر ان کے علمی مکتوبات اور افکار و نظریات سے آشنائی نیز ان کی علمی میراث کی حفاظت لازمی قرار پاتی ہے۔

"کانون اندیشہ جوان" نے جدید نسل کی دلچسپی کے پیش نظر اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے انہیں روشناس کرانے کی غرض سے "چلچراغ حکمت" نامی مجموعۂ کتب کی اشاعت کی ہے جس کی بنیاد شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مطبوعہ آثار ہیں۔

اس مجموعہ کتب میں کوشش کی گئی ہے:

۱۔ہر کتاب ایک خاص موضوع کے سلسلہ میں ہو۔

۲۔معیار، "بہتر" کا انتخاب ہو۔ شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ کو ان کی تمام مطبوعہ کتب اور ڈائریوں سے اخذ کرتے ہوئے موضوعاتی شکل میں خلاصۃً پیش کیا جائے۔

۳۔مؤلف کا تصرّف، تالیف، اقتباس، خلاصہ اور تنظیم و ترتیب کی حد تک ایک جدید پیرائے اور جاذب فصول کی صورت میں ہو۔

۴۔شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کا خیال اور امانت کی رعایت، ہر کتاب کی ترتیب کا معیار ہو۔

۵۔مجموعہ ہذا کے اعتبار کی خاطر تمام مطالب و مضامین کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ آثار سے مستند کیا جائے۔

۶۔مؤلف کی ذاتی وضاحتوں کو اصل عبارت سے الگ، مقدمہ یا اصل کلام کے بعد مرقوم کیا جائے۔

"چلچراغ حکمت" افکار شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے سرسبز باغ تک پہنچانے کے لئے محض ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نوجوان قارئین اور طلّاب اس مجموعہ کتب کے مطالعہ کے بعد خود کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے بے نیاز نہیں سمجھیں گے بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب و مانوس ہوں گے۔

اس مجموعہ کے عناوین و فصول کی ترتیب میں چلچراغ حکمت کے علمی گروہ کے اعضاء منجملہ: جناب عبد الحسین خسرو پناہ، جناب حمید رضا شاکرین، جناب محمد علی داعی نژاد، جناب علی ذو علم محمد باقر پور امینی (علمی زعیم) کی پیہم نگرانی نیز مدیر انتظامات جناب عباس رضوانی نسب اور ان کے معاونین جناب رضا مصطفوی (ایڈیٹر) اور جناب میکائیل نوری کی مساعی جمیلہ کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

چلچراغ حکمت کے سلسلہ کی اس کتاب کا موضوع "تجسّس" ہے جو سید محمد علی داعی

نژاد صاحب کے زیر نگرانی جناب سید رضا کلوری صاحب کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آ سکی ہے۔

ہم اس مجموعہ کی ترتیب و تنظیم میں تعاون کرنے والے تمام افراد کے شکر گزار ہیں اور قارئین کی تجاویز اور تبصروں کا استقبال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ کتب جدید نسل کی علم افزائی، فکرسازی اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ افکار و نظریات سے ان کی انسیت و آشنائی میں راہگشا ثابت ہو گا۔

مقدمہ

عالم اسلام میں ہمیشہ سے قرآن و اہلبیت علیہم السلام کی بے نظیر تعلیمات کے سایہ میں عظیم ہستیوں نے تربیت پائی جنہوں نے اپنے علم و عمل اور فکر و معرفت کے ذریعہ تشنگان اسلام ناب محمدی کو سیراب کیا جو زمانے کے اعتبار سے کسی بھی صدی میں ہی کیوں نہ گزر بسر کرتے ہوں، لیکن اپنی فکر و معرفت کی وجہ سے وہ ہمیشہ زمانے سے آگے رہے اور ہر دور کی نسل کو اپنے بلند افکار سے آراستہ کرتے رہے، وہ ہمیشہ زندرہ و جاوید ہیں کیونکہ ان کی فکر و عمل زندہ و جاوید ہے انہی ہستیوں میں سے بیسویں صدی عیسوی کے عظیم مفکر اسلام آیت اللہ شہید مرتضی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ہے جن کی فکر و عمل، فہم و درایت، کوشش وجد و جہد کا ثانی نہیں ہے، جنہوں نے دین اسلام کے ہر مسئلہ کو باریک بینی سے دیکھا، مختلف فراموش شدہ امور کو پھر سے احیا کیا، آج چار دہائیوں کے بعد بھی ان کے افکار میں وہ تر و تازگی پائی جاتی ہے جس سے دور حاضر ہی نہیں بلکہ ہر دور کی فرسودہ اور شبہات میں گھری نسل کی ناکام تشنگی دور ہوتی رہی، آپ نے اسلام کا نظام اس طرح سے پیش کیا کہ زندگی سے جڑے کسی بھی ظاہری اور روحانی امر کو دینی دستور کے پیرائے میں نکھارا۔ آپ کی فکری اور علمی خدمات اور بلند افکار کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا بتایا، آپ کی شہادت پر گریہ کیا اور آپ کے بلند افکار کی ترویج کے لئے ہر عام و خاص کو راغب کیا ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے امام راحل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ ان ستاروں میں سے ایک ہے جو عمل کو ایمان،اخلاق کو عرفان، برہان کو قرآن اور علم کو حکمت (سے جوڑتے تھے) اپنی شہادت سے سماج کی ہدایت کی اور تاریکیوں کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے سماج کے لیے مشعل راہ بنے جو ایک چراغ کی طرح جلتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کو اپنے نور کی کرنوں سے منور کرتے رہے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں: "میں نے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کھویا ہے لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اسلام کے دامن میں اتنے عظیم اور بہادر جوان کل بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں قوت بیان، طہارت روح اور ایمان کی طاقت میں مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ لیکن ان کا برا چاہنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے چلے جانے سے ان کی اسلامی اور فلسفی شخصیت ختم نہیں ہو جائے گی۔

اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر نے آپ کے افکار کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کی غرض سے نیز علمی حلقے بالخصوص کالج اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کو زندہ دل اور بیدار افکار سے آگاہی کے واسطے اس فکری مجموعہ "چہل چراغ حکمت" کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی مساعی جمیلہ کی ہے تاکہ آنے والی نسل، دشمنان دین و ایمان کے مقابل میں علمی و فکری اسلحہ سے آراستہ ہو اور انکے اندر امت مسلمہ کو صحیح راہبری اور فکر و عمل کے بحران میں درست اور بروقت مدیریت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

بنابراین اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر ان تمام طالب علم، علماء، مترجمین، اور اشاعت میں تعاون کرنے والے جملۂ مومنین کی شکر گزار ہے جنھوں نے اس علمی اور فکری خزانے کو نسل جوان تک پہنچانے میں مخلصانہ تعاون کیا ہے۔اس امید کے ساتھ کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کا سبب بن جائے۔

مظفر حسین بٹ
اشراق پبلیکیشنز جموں وکشمیر

تمہید

کچھ نیا چاہنا، پرانے کی جستجو کرنا، جمودیّت وجدّت پسندی اور اس طرح کا ہر مفہوم کیا ہے اور کہاں سے پھوٹتا ہے؟ ان مفاہیم میں سے کون سا صحیح و قابلِ ستائش ہے اور کون سا نادرست و قابلِ مذمت؟ کیا ہمارے پاس کوئی ایسا ثابت و دائمی معیار ہے جو ان دو طرح کے مفاہیم کی حدود معین کرے؟ آیا بنیادی طور پر تشخیص کے لئے کوئی کسوٹی ہے؟ آیا حقیقت اور اِن مفاہیم کے درمیان کوئی نسبت ہے؟

پہلے مرحلے میں شاید مطمئن ترین جواب "عقل" ہو لیکن یہ جواب بھی بہت سی ظرافتوں کا محتاج ہے۔ کیونکہ نئے نظریات کے متجسّس (یعنی روشن فکر) اور گذشتہ افکار کے حامل افراد میں سے ہر ایک اپنے آپ کو عاقل اور خردمند سمجھتا ہے۔ لیکن بالآخر کون سی عقل؟ اگر تھوڑا سا غور وفکر کریں تو انہی دو طبقوں کے بہت سے گروہ عقل کے اُس طرف یا اِس طرف محوِ پرواز نظر آئیں گے۔ یہ گروہ عقلی نما غیر عقلی نظریات کے سبب صحیح درک و فہم کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن حقیقت میں علم ودانائی کی راہ سے بہت دور ہیں۔

جدید اور قدیم کے نزاع (جھگڑے) نے بہت پہلے سے تفکّرات و نظریات کے درمیان فاصلہ ڈال دیا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی ہے؛ لیکن ان نظریات کی تعیین اور صحیح کی غلط سے تشخیص صرف نظریات کے سادہ ہونے یا ہمیشہ جاہل و غیر دانشور افراد ہونے کی بنیاد پر بھی نہیں کی جا سکتی۔

دانشوروں میں ہمیں ایسی شخصیات بھی نظر آتی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اندھی

روشن گری اور تاریک کہنہ جوئی کی خطرناک و جان لیوا ڈھلوان سے بچایا ہے۔ اور استاد شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ انہی افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے اپنی آراء و نظریات میں اعتدال کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اس شخصیت نے اپنے نظریات کے ہر مرحلے میں اپنے آپ کو عقلی افراط و تفریط سے محفوظ رکھا ہے۔ استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں نہ گذشتہ میں کوئی گنج پوشیدہ ہے اور نہ ہی آئندہ نے نورافشانی کر رکھی ہے بلکہ اُن کے نزدیک گذشتہ (کی آراء) اور آئندہ (کے نظریات) کی حقیقت جاننے کا معیار کچھ اور ہے۔ وہ زندگی کے آخری لمحے تک واقعیت کشف کرنے کے خالص ترین معیار یعنی "عقل" کے پابند رہے اور سرانجام اِسی راہ میں انہوں نے اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کر دیا۔ صحیح عقلی بنیادوں پر نظریات بیان کرنا اور قبول کرنا ہی وہ نکتۂ راز ہے جس کی بنیاد پر تاریک اندیش اور بے بضاعت لوگوں نے شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ جیسے دیدۂ بیدار دانشور کو ابدی نیند سلا دیا۔

"جمودیّت و تحجر" کا موضوع استاد شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے تقریباً تمام علمی آثار میں پراکندہ طور پر موجود ہے۔ اور ان آثار میں استاد مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا اس موضوع کے بارے میں اہتمام اور اندازِ بیان اس کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے؛ لیکن اس کتاب میں "جمودیّت و تحجر" سے متعلق آپ کی آراء و نظریات کو محکم و متراکِم اور ایک نئے انداز سے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ناچیز سی علمی کاوش استاد شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے ہماری گردنوں پر موجود واقعی حق کے مقابل کچھ بھی نہیں لیکن امید کرتے ہیں خداوند متعال اس سعیِ قلیل کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)